صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 02 دسمبر 2020ء بمطابق 16 ربیع الثانی 1442 ہجری سہ پہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ O وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ O اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ O کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

(ترجمہ) : (ہم نے اس سے کہا) "اے داؤدؑ، ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً اُن کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے"۔ ہم نے اس آسمان اور زمین کو، اور اس دنیا کو جو ان کے درمیان ہے، فضول پیدا نہیں کر دیا ہے یہ تو اُن لوگوں کا گمان ہے جنہوں نے کفر کیا ہے، اور ایسے

کافروں کے لیے بربادی ہے جہنم کی آگ سے۔
کیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور
نیک اعمال کرتے ہیں اور اُن کو جو زمین
میں فساد کرنے والے ہیں یکساں کر دیں؟
کیا متقیوں کو ہم فاجروں جیسا کر دیں؟۔
یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے
محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ
یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و
فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔ وآخِرُالدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ I request to all the MPAs to please put on your masks on your faces, please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، سابق چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ جناب وقار احمد سیٹھ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔
جناب سپیکر: جی جی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پشاور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔
جناب سپیکر: پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب کی فاتحہ خوانی کے لئے مفتی صاحب دعا کرادیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Janab Ravi Kumar Sahib MPA for today; Muhtarma Rehana Ismail Sahiba for today; Ms: Ayisha Bano Sahiba for today; Humaira Khatoon Sahiba from today upto 9th December; Sahaibzada Sanaullah for today; Malik Badshah Salih Sahib for today; Muhtarma Anita Mehsud Sahiba for today; Faisal Amin Gandapur Sahib for today; Syed Iqbal Mian Sahib for today; Iftikhar Ali Mashwani for today; Muhtarma Maria Fatima Sahiba for today; Sardar Muhammad Yousaf Zaman Sahib for today; Janab Munawar Khan Sahib for today; Haji Anwar Hayat Sahib from today upto 4th December; Nawabzada Fareed Salah-ud-Din Sahib for three days, today and upto 4th December; janab Abdul Karim Sahib Special Assistance for today; Wazirzada Sahib MPA for today; janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib for today; Aqibullah Khan Sahib for today; Haji Rangeez Khan for today; Bilawal Afridi Sahib for today; Hisham Inamullah Sahib for today; Mehmood Ahmad Bettani Sahib for today; Arif Ahmadzai Sahib for today; Saradar Ranjeet Singh Sahib for today; Dr Amjad Ali Sahib for today; Sardar Hussain Babak Sahib for today; Inayat Ullah Khan Sahib for today; Shagufta Malik Sahiba for today;

Ahmad Kundi Sahib for today; Hidayat-ur-Rehman Sahib for today; Mufi Obaid-ur-Rehman Sahib for today; Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Nomination of Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr Fazal Shakoor Khan;
2. Mr Arshad Ayub Khan;
3. Mr. Aghaz Ikram Ullah Gandapur; and
4. Miss Samar Haroon Bilour.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Constitution of Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Aghaz Ikram Ullah Khan Gandapur;
2. Mr. Sharafat Ali;
3. Mr. Muhammad Azam Khan;
4. Mr. Bilawal Afridi;
5. Sardar Auranzeb; and
6. Malik Badshah Salih.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، ایک تو وقار احمد سیٹھ سابق

چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ کے بارے میں۔ وقار احمد سیٹھ چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ ایک بہت Honest، بہت ملنسار اور انہوں نے اپنے دور کے دوران جتنے بھی فیصلے کئے ہیں وہ تاریخ ساز فیصلے ہیں، ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ دوسری سر، ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ہماری دعا ہے اس پاک ذات سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے بچوں کو، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمادیں۔ سر، دوسری بات میں عرض کررہا ہوں کہ جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان ڈیموکریٹک مومنٹ وجود میں آئی ہے اور اس میں گیارہ پارٹیاں ہیں اور یہ مختلف شہروں میں جلسے کررہی تھی، پشاور میں 22 نومبر کو یہاں پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوچکاہے۔ پہلے تو اس جلسے کو روکنے کے لئے صوبائی حکومت نے مختلف حربے استعمال کئے، ان کو مطلب ہے رکاوٹیں ڈالیں، لوگوں کو اور ورکرز کو پریشرائز کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ جلسہ بہت کامیاب رہا اور کامیاب ہوا ہے۔ کیا ہوا بعد میں سر، کہ انہوں نے، صوبائی حکومت نے ہماری جتنی مطلب ہے ڈیموکریٹک کے جتنی بھی پارٹیاں ہیں، ان کے صدور کے خلاف ایف آئی آرز درج کئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں سر، کہ کیا یہ ایف آئی آرز آرٹیکل 16 کے خلاف نہیں ہیں؟ میں پوچھتا ہوں آیا یہ ایف آئی آرز آرٹیکل 17 کے خلاف نہیں ہیں؟ میں یہ پوچھتا ہوں کہ آیا یہ ایف آئی آرز آرٹیکل 19 کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ آرٹیکل 16 بہت واضح ہے کہ ہر ایک Citizen کو، ہر شہری کو پرامن جلسہ کرنا، Assemble ہونا، اکٹھا ہونا ان کا مطلب ہے ایک حق بنتا ہے اوریہ

ہماری بنیادی حقوق میں شامل ہیں لیکن اس کے باوجود بھی حکومت نے، لہذا میں مطالبہ کرتا ہوں حکومت سے کہ جتنے بھی ایف آئی آرز آپ نے درج کئے ہیں ان صدور کے یا کسی ورکر کے خلاف، کسی لیڈر کے خلاف تو آپ مہربانی کرکے ان کو واپس لے لیں Otherwise مطلب ہے اس سے حالات خراب ہوں گے، لہذا میرا مطالبہ ہے کہ تمام ایف آئی آرز کو واپس لے لیں۔ تھینک یو سر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میرا یک بہت ہی Important issue ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت)</u>: بہت شکریہ جی۔ خوشدل خان صاحب نے جو بات کی جناب سپیکر، اس ملک میں نہیں پوری دنیا میں اس وقت کورونا پھیلا ہوا ہے اور پوری دنیا اس سے پریشان ہے، پوری دنیا کی جو معیشت ہے اس کو دھچکا پہنچاہے، Global recession آئی ہوئی ہے یہاں پہ اپوزیشن جلسے جلوس یعنی ہمیں اس سے کوئی نہ خوف ہے نہ خطرہ ہے نہ کسی قسم کی پشاور میں رکاوٹ ڈالی گئی ہے۔ پشاور میں پابندی کے باوجود انہوں نے جلسہ کیا ہم نے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی، Free Hand دیا۔ یہ اس کو کہتے ہیں کہ جی کامیاب جلسہ تھا بے شک کہیں ہمیں اس سے کوئی نہیں لیکن میڈیا کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ جی وہ جو جلسہ، جلسہ نہیں تھا وہ جلسی تھی، لیکن بہرحال ہم اس سے کیا ہے ہمیں تو اس سے کوئی غرض نہیں ہے، کوئی خوف نہیں ہے ہم نے کہا کرنے دیں۔ جناب سپیکر، کیا یہ سنجیدہ رویہ ہے ہمارا کہ ایک طرف لوگ Covid-19 سے مررہے ہیں۔ آپ کا جو ہیلتھ سسٹم ہے اس وقت اتنا پریشر ہے کہ آپ کا جو نارتھ

ویسٹ جیسا ہاسپٹل ہے پرائیویٹ، اس کے اندر کورونا کے مریضوں کے لئے Beds نہیں ہیں، آپ کے حیات آباد میں Beds نہیں ہیں، آپ کے شیر پاؤ ہسپتال میں Beds پورے ہوچکے ہیں ایک ایل آر ایچ رہ گیا ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ ہمیں، یہ رویہ کیا ہمیں یہ کرتا ہے کہ ہم، یہ نہیں کہ ہم اپوزیشن میں ہیں یا گورنمنٹ میں ہیں جب ہم لیڈر ہیں جب ہم سیاست کرتے ہیں تو کیا ہم اپنے لوگوں کو اس طرح ماریں گے، کیا ہم اپنے لوگوں کو سزا دیں گے؟ اگر آپ سندھ کے اندر جناب سپیکر، اگر آپ سندھ کے اندر Covid-19 کی وجہ سے آپ وہی سمارٹ لاک ڈاؤن جو یہ ہنستے تھے ہم پہ کہ جی سمارٹ لاک ڈاؤن کیا ہے، اب روزانہ ہم سن رہے ہیں کہ جی حیدرآباد میں بھی سمارٹ لاک ڈاؤن لگ رہا ہے، کراچی کے اندر بھی سمارٹ لاک ڈاؤن لگ رہا ہے اور وہی لیڈرشپ آکے یہاں ضد کررہی ہے کہ جی ہم نے تو پنجاب کے اندر بھی جلسے کرنے ہیں اور خیبر پختونخوا کے اندر بھی جلسے کرنے ہیں تو ہمیں جلسوں سے کوئی پریشانی نہیں ہے، ہمیں جو پریشانی ہے وہ عوام کی ہے، ہمیں عوام کی فکر ہے ان کوعوام کی فکر نہیں ہے۔ تو میں اس پہ نہیں جانا چاہتا جناب سپیکر، ہم نے پہلے بھی کہاتھا اور آج بھی میں بڑے کلیئر الفاظ میں کہوں گا کہ پنجاب کے اندر بھی ہم جلسے بند نہیں کررہے ہیں مطلب اجازت ہم نہیں دے رہے ہیں لیکن اگر یہ کرنا چاہیں گے ہم ان کو روکیں گے نہیں لیکن اگر اس سے کورونا پھیلے گا تو جناب سپیکر، اس سے زیادہ ایف آئی آرز ہوں گی۔ کیا ہم اپنے لوگوں کو اس طرح چھوڑ دیں کہ یہ جو مرضی ہو کریں؟ پہلے معیشت تباہ کی

اب لوگوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اس کی اجازت ہم کسی صورت نہیں دیں گے جناب، اس پہ کوئی سیاست نہیں ہو گی، اگر یہ اپنی سیاست کرنا چاہتے ہیں بے شک کریں لیکن جلسے جلسوں سے نہ یہ حکومت گرتی ہے نہ حکومت گرا سکتا ہے کوئی۔ جناب سپیکر، یہ مذاق اور نہیں ہونا چاہیئے اس ملک کے اندر، پوری دنیا کیا کررہی ہے اور یہاں پہ کیا ہورہا ہے۔ یہ تماشہ یہ ڈرامہ میرے خیال سے مزید نہیں چل سکتا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ پریویلج موشن۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کریں ذرا تھوڑا بزنس چلانے دیں، کیا چیز، آپ کی جواب کی ضرورت نہیں ہے نا، انہوں نے بات کرلی انہوں نے جواب دے دیا نا۔ آپ اپنے ٹائم پہ بولیں اب۔ جی لاء منسٹر صاحب، کیونکہ ابھی مغرب ہونے والی ہے کچھ تھوڑا بزنس بھی چلائیں۔

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): سر! میں، میں صرف شارٹ ایک بات جناب سپیکر، میں شارٹ دو منٹ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو آنریبل خوشدل خان صاحب نے جس طرح مرحوم ہمارے چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ وقار سیٹھ صاحب کے بارے میں بات کی تو میں بھی ضرور بات کروں گا تاکہ ہاؤس کی دونوں طرف سے یہ بات ہوجائے۔ ہمارے چیف جسٹس تھے اس پشاور ہائی کورٹ کے ہمارے لئے قابل احترام تھے اور یہ امید رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ ابھی آگے جاکے ابھی تو 'ایکٹنگ' چیف جسٹس ہیں، جب 'پرمننٹ' چیف جسٹس وہ ساری قانونی کارروائی پوری ہوجائے گی تو جوڈیشری کا جو اپنا Role ہے

آئین کے اندر وہ اپنا Role پورا کرے گی اور عوام کو ریلیف بھی دے گی اور قانون کی بالادستی کو بھی قائم کرے گی۔ میں صرف ایک بات، دوسرا جو ایشو انہوں نے اٹھایا تھا کہ ایک تو یہ ہے کہ جی کسی طور کا قدغن نہیں تھا پشاور میں جب پی ڈی ایم کا اپوزیشن جماعتوں کاجب جلسہ تھا، میرا تعلق چارسدہ سے ہے ادھر چارسدہ کے اور بھی ممبرز اپوزیشن بھی بیٹھی ہوئی ہے، کسی کے اوپر قدغن نہیں تھا سب لوگ آرام سے اکٹھے ہوئے، آرام سے پشاور آئے۔ اسی طرح ہر ایک ضلع میں یہی سیچویشن تھی تو برائے کرم یہ نہ بولا جائے کہ کوئی قدغن تھی۔ دوسرا بلکہ ہم نے سیکورٹی دی، حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کو آپ سیکورٹی دیں خدانخواستہ کوئی غلط واقعہ نہ ہوجائے۔
اب سر، دوسری بات پہ مجھےبہت زیادہ افسوس ہوا ہے، وہ افسوس یہ ہو اہے کہ خوشدل خان صاحب جیسے قانون دان ہیں اور قانون کو بھی جانتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا کہ ایف آئی آرز آپ نے کیوں کی ہے اور ایف آئی آرز کو آپ فوراً واپس لے لیں ورنہ پھر یہ ہوجائے گا۔ جناب سپیکر، اگر کوئی سڑک پہ جاتے ہوئے ایک جو ٹریفک لائٹ یا ٹریفک سگنل ہوتا ہے، ایک عام شہری جو کہ اپنے دفتر جارہا ہوتا ہے یا دکان جارہا ہے اور وہ ٹریفک سگنل توڑ دے تو اس کے اوپر تو قانون آپ لاگو کرتے ہیں اور اسی اسمبلی میں پاس ہوا ہے لیکن اگر Epidemic Control Act کے نیچے جس طرح شوکت صاحب نے کہا کہ ایک خطرہ ہے، Covid-19 کی دوسری لہر پورے ملک میں، پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ تو ہم نے تو ذمہ داری کا مظاہر ہ کرتے ہوئے نوشہرہ میں جو ہمارا رشکئی میں جو ہمارا

جلسہ تھا جب Facts and figures ہمارے سامنے آئیں تو ہم نے اپنا جلسہ منسوخ کردیا اور ہم نے ذمہ داری کا مظاہر ہ کیا اور پھر چیف منسٹر صاحب نے منسٹرز کی ایک کمیٹی بنائی اور ہم نے اپوزیشن کے ساتھ رابطہ کیا اور شام انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ بھی کیا کہ اسی اسمبلی کی بلڈنگ میں کل ہم یا ہمارے نمائندے آپ کے ساتھ ملیں گے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم انتظار کرتے رہ گئے یہ نہیں آئے تو اس طرح نہیں کہنا چاہیئے۔ ایف آئی آرز تو یہ آپ دیکھ لیں ہم نے تو بڑے نرم طریقے کے ساتھ، لیکن مجھے جناب سپیکر! آپ بتائیں سر کہ اسی اسمبلی سے پاس کردہ قانون کی خلاف ورزی ہو اور پھر اس کے اوپر کوئی کارروائی بھی نہ ہو تو یہ اس اسمبلی کی بے عزتی نہیں ہو گی۔ تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسی اسمبلی کے پاس کردہ قانو ن کے مطابق کوئی کارروائی نہیں کریں، میرے خیال میں یہ تو بڑا غیر سنجیدہ اور غیر ذمہ دارانہ ایک طرز عمل ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو منسٹر صاحب۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی جناب عالیٰ، بہت شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر صاحب، میں جلسے جلسوں پہ بات نہیں کرنا چاہتی۔ بات یہ ہے کہ خود سکھر میں جلسہ کریں وہ خیر ہے، خود اسد عمر صاحب جگہ جگہ پہ جائیں وہ خیر ہے وہاں پہ کورونا نہا دھو کے آتا ہے۔ جب اپنی Gatherings ہوتی ہیں تو وہاں پہ کورونا نہا دھوکے آتا ہے اور جب ایس او پیز کے تحت یہ جلسہ ہم لوگ کرتے ہیں تو کہتے ہیں جی کورونا پھیلتا ہے۔ بہرحال میں اس پہ بات نہیں کرنا چاہتی

ہوں۔ خوشدل صاحب نے بہت بات کر لی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ 16/11/2020 کو نوشہرہ میں ایک فلائنگ کوچ میں سوار کچھ لوگ تھے جس میں طلباء اور عوام لوگ موجود تھے، گاڑی کاکا صاحب سے جارہی تھی کہ راستے میں ایکسیڈنٹ پیش آیا جس میں دس افراد موقع پر جان بحق ہوئے اور باقی لوگ شدید زخمی ہو گئے۔ لہذا میں سر، آپ کے توسط سے ایک تو ان شہداء کے لئے، ان لوگوں کے لئے دعا کرنا چاہتی ہوں اور دوسرا وہاں کے ایم این ایز اور منسٹرز صاحبان اور وہاں پہ جو فیڈرل منسٹرز ہیں انہوں نے اس کے لئے نہ کچھ کیا نہ کوئی ان کو مالی امداد دی، نہ ان کے لئے کوئی بات کی۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے مجھے جواب ملے کہ ان لوگوں کے لئے انہوں نے کیا کیا اور ان لوگوں کے لئے انہوں کیا یہاں پہ کوئی دعا کرائی یا یہ گورنمنٹ اتنی بے حس ہو چکی ہے کہ مطلب ہے کہ ان کے Constituencies ہیں اور ہم Reserved seats کی عورتیں جن کو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو Reserved seats پہ آئی ہیں، ہم ان کے حلقوں کی آوازیں اٹھاتے ہیں اور ہم انہی لوگوں کو جو مارے جاتے ہیں جو شہید ہوجاتے ہیں ہم ہی آوز اٹھاتے ہیں۔ مجھے بتائیں لیاقت خٹک صاحب اس Constituency سے ہیں، مجھے بتائیں یہاں پہ پرویز خٹک صاحب اس Constituency سے ہے۔ پرویز خٹک صاحب کی بھابھیاں، پرویز خٹک صاحب کے جو بیٹے ہیں، وہ انہی Constituenciesسے ہیں، انہوں نے اب تک کیا کیا، مجھے یہ بتایا جائے ان کے لئے کیا Compensate کیا؟

جناب سپیکر: کون Respond کرے گا جی نگہت اورکزئی صاحبہ کو Regarding the incident in Nowshera?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کوئی نہیں ہے، ان کو پتہ ہی نہیں ہے۔
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔
وزیر قانون: سر! یہ غیر ذمہ دارانہ بات میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ نہیں کرنی چاہیئے اس اسمبلی کے اندر۔ یہ اسمبلی آج Call ہوئی ہے اور آج اس کی کارروائی تلاوت کلام پاک کے بعدہم نے کارروائی شروع کی ہے تو ان کو کیا گلہ ہے کہ اس اسمبلی میں کہ کسی نے کوئی بات نہیں کی ہے۔ یہ تو ابھی شروع ہوئی ہے تو اگر ساری باتیں پہلے منٹ میں، یہ تو ممکن تو نہیں ہے آپ ہی نے کوئی دوسرا ایشو اٹھایا ہے۔ اس کے اوپر ہم نے بات کی اور اب یہ والا ایشو کسی اور ممبر نے اگر اٹھا نا تھا آپ نے پہلے کہی تو اس میں کوئی ایسے نمبر بڑھانے کی بات تو نہیں ہیں کہ آپ کے نمبر زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ آپ نے پہلے بات کر دی ہے اور یہاں پہ نمبر جو ہیں وہ کم پڑ گئے ہیں چونکہ ہم نےبعد میں بات کرلی ہے۔ جناب سپیکر، و اقعات ہوئے ہیں صوابی میں بھی ہوئےٰ ہیں جو جرگے کے اندر فائرنگ ہوئی تھی اور یہ بہت زیادہ دلخراش واقعہ ہوا تھا اور میں، آنریبل ممبر ہیں اخبار ضرور پڑھتی ہوں گی، اگر اس طرح کی کوئی اور انفارمیشن نہیں ہیں کل آنریبل جو ہمارے سپیکر نیشنل اسمبلی ہیں، وہ اور شہرام خان ترکئی جو یہاں پر ایجوکیشن منسٹر ہیں وہ وہاں پر گئے ہیں، ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہیں اور آج بھی شہرام خان ترکئی اسمبلی میں آئے اس لئے نہیں ہیں، انہوں نے آج چھٹی اس

لئے لی ہے کہ وہیں پر ابھی بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں تو برائے کرم اس طرح کی بات نہ کریں۔ یہ کوئی اس پہ ہمارے نمبر کم یا زیادہ نہیں ہوتے، یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں ہم ان کے لئےاگر کوئی کریں گے تو یہ کوئی ہم احسان نہیں کریں گے ان کے اوپر جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions', No. 06. Arbab Jehandad Khan MPA, to please move his privilege motion No. 107 in the House.

ارباب جہانداد خان صاحب میرے خیال میں نہیں ہے، Lapsed. Mr. Nisar Ahmad Khan MPA, to please move his privilege motion No. 108 in the House. Mr. Nasir Khan MPA.

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ضلع مہمند میں ٹی ایم اےنے کام شروع کیا ہے جس کے حوالے سے پچھلے دنوں ٹی ایم اے لوئر مہمند جاوید کے ساتھ میری ملاقات اسسٹنٹ کمشنر لوئر مہمند کے آفس میں ہوئی اور ٹی ایم اے ضلع مہمند میں مختلف مسائل کے حوالے سے بات ہوئی مگر انہوں نے یقین دلایا کہ یہ مسائل ترجیحی بنیادوں پر اور آپ کی مشاورت سے حل کریں گے اور اس حوالے سے آپ میرے آفس میں میرے ساتھ ملیں۔ میں دو تین دفعہ ان کے آفس میں گیا مگر وہ مجھ سے نہ ملا۔ پھر جب میں نے ڈیلی ویجز اور مستقل ملازمین کے حوالے سے دفتر سے معلومات لیں تو مجھے تسلی بخش جواب نہ ملا۔ اس کےبعد میں نے انہیں کئی دفعہ فون کیا مگر میرے فون کا جواب نہیں دے رہا تھااور جب میں نے اپنا بندہ بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور یہاں میں اپنی مرضی سے

کام کروں گا اور میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا مذکورہ استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب منسٹر لوکل، جی سلطان خان۔

وزیر قانون: سر! یہ بالکل ہمارے انریبل ممبر ہیں نثار مہمند صاحب اور میرے تو بھائیوں جیسے ہیں ہمارا اپنا بھی تعلق ہے اور یہ ہاؤس اس طرح کی جب بات ہوتی ہے تو یقیناً اس ہاؤس میں بار بار یہ بتایا بھی گیا ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے یا شک و شبہ ہے ہی نہیں کہ جو بھی اگر سرکاری آفسر ہے یا جو بھی ہے، جو بھی آفسر ہے خواہ وہ چیف سیکرٹری سے لے کر نیچے جو کلریکل سٹاف ہوتا ہے تو جب عوامی نمائندہ رابطہ کرتا ہے یا عوامی نمائندہ ملتا ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ کوئی عوامی مسئلہ یا عوامی ایشو ہوتا ہے تو انہوں نے Respect بھی دینی ہے اور عوامی مسئلے کے اوپر فوراً اس کا حل بھی نکالنا ہے۔ تو سر، بالکل میں پریویلج موشن میں کم ازکم وہ اپوزیشن سے ہیں ہماری مخالف پارٹی کے لیکن ہم اس کو بھیجیں گے جی کمیٹی میں۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the privilege motion No. 108, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Privilege motion No. 108 is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Call Attention Notices': Sardar Khan Sahib MPA, to please move his call attention No. 1490 in the House .Janab Sardar Khan Sahib.

<u>جناب سردار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ریاست سوات میں 1925 سے لے کر 1982 تک چھوٹے جنگلات کے اندر آبادی اور زرعی زمینیں مقامی لوگوں کو دی گئی تھی اور ریونیو ریکارڈ کے مطابق ہر کمپارٹمنٹ میں نام مشترکہ درج ہے جس میں بعض لوگوں نے مالکانہ حقوق ریاست سوات سے لے کر یعنی 1925 سے لے کر 1982 تک رجسٹری کر لی تھی جس کے اسٹامپ پیپر پر فیس تحصیلوں میں اور لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ لہذا صوبائی حکومت مذکورہ خریدی گئی زر خرید زمینوں کی مالکانہ اور ریونیور ریکارڈ اور اسٹامپ پیپر کے مطابق، رجسٹری اسٹامپ پیپر کے مطابق فرد اور کتونی فراہم کیا جائے تاکہ وہاں پر حالات خراب نہ ہوں اور یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہوسکے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji Shaukat Yousafzai Sahib! Respond, please.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت)</u>: سر! یہ جو انہوں نے ذکر کیا، یہ ایشو ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میرے خیال سے Relevant تو یہ ہے کہ جو کمشنر ملاکنڈ ہے، ان سے ہم رپورٹ منگوا لیتے ہیں کیونکہ اس ایشو پہ کافی بحث بات ہوئی ہے، ایک دو دفعہ پچھلی گورنمنٹ میں وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب سے بھی ہماری بات ہوئی تھی کیونکہ یہ Overall صرف ایک حلقے کا ایشو نہیں ہے پورے ریجن کا ایشو ہے، پورے

وہاں کے علاقے کا، تو اس پہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں آج ہی ملاکنڈ کے جو ہمارے کمشنر ہیں ان سے میں رپورٹ منگوا لیتا ہوں کہ کرنٹ سیچویشن اس وقت کیا ہے، کیا اس میں ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: Ten days کے اندر پورٹ منگوا لیں اور ایوان میں پیش کر دیں۔ ٹھیک ہے سردار خان صاحب!

جناب سردار خان: **سپیکر صاحب! دا ریاست سوات چې کله آزاد شو۔۔۔۔**

جناب سپیکر: انہوں نے، انہوں نے، لودھی صاحب اسی بات سے متعلق، ایک منٹ قلندری لودھی صاحب کوئی بات کرنا چاہتا ہے اسی ایشو پر۔ ایک منٹ سردار خان صاحب ایک منٹ، میں دوبارہ موقع دیتا ہوں آپ کو۔ دوبارہ موقع دیتا ہوں آپ کو ایک منٹ۔ جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندرخان لودھی (وزیر مال و املاک): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، Settlement کا پراسیس شروع ہوا ہے 1981 سے، 1982 سے شروع ہو کر اور 1986 میں یہ کمپلیٹ ہو گیا۔ اس دوران جو بھی شکایتیں آتی تھیں، Settlement کا جو SO ہوتا تھا Settlement officer، وہ اس کو At sight settle کرتا تھا اور لوگوں کی اپیلیں سن کر ہزاروں مقدمات اور کیسز کو Settled کر دیاگیا۔ اب چونکہ یہ چیز کمپلیٹ ہو گئی ہے، یہ سارا Settlement area اس سے، یہ کام بھی پراسیس ہوچکا ہے، اب یہ سول کورٹ میں جائیں گے۔ اگر ان کا کوئی ایشو ہے تو سول کورٹ میں جائیں گے۔ سول کورٹ سے جو ہمیں آرڈر آئے گا محکمہ مال ان شاء اللہ اس وقت عملدرآمد کریں گے جی۔

جناب سپیکر: سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: سپیکر صاحب، ریاست سوات چې کله د باچا صاحب، والی صاحب چې د کله پورې حکومت وو او حکمرانی وه، په هغې رجسټری شوې ده خرید و فروخت په جنګلاتو حدود کښې دننه، په هغې باندې مسجدونه دی، آبادئ دی، مکانونه دی، سکولونو دی، پوره آبادی ده په هغې ځائې کښې. که لږ ټائم تاسو راکړئ، هغه وخت کښې جدید وخت دے هلته ګاډی نه وو، هلته ټورسټ نه وو، هلته کالام او ملم جبه نه وه، مقامی د سوات د میدانی علاقو به هغوی د یو میاشتې د پاره د ګرمئ په موسم کښې هلته کښې تلل. مونږه په پښتو کښې به هغې ته بانډې وئیل، د پټوار په ریونیو ریکارډ کښې د هغې هغه عکس، هغه نقشې، خسرې نمبرې، آبادئ جوړې شوی دی. زما دا عرض دے چې د ریاست سوات د ضم کیدو نه بعد د ریونیو د پیمائش، د سوات پټوار پیمائش پورې هغه وخت کښې هم حکومت وو، نن هم حکومت دے، د ریاست سوات هم حکومت وو، په هغې کښې سرکاری فیس خلقو ادا کړے دے، فیس ئې ادا کړے دے په تحصیل کښې هغه فیس پروړت دے، رجسټری ئې کړې ده، هغه ګورنمنټ وو، موجوده هم ګورنمنټ دے، د چا سره هغه تحریری رجسټری اسټامپ دے، هغوی ته د د فرد او د کتونی حق ورکړے شی. دویمه خبره داده چې ریاست سوات چې کله حکومت پریښود و نو د پاکستان حکومت د هغه تحریری فیصلې خط و کتابت هغه ئې تسلیم کړی دی چې دا به نشی چیړلې، نو د هغه هغه رجسټری اسټامپ ولې نه قبلیږی؟ نو زه عرض کومه محکمه مال ته چې فوری طور د هغه خلقو ته ریلیف ورکړی، مونږه ځنګلې ختمول نه غواړو خو د کروندې چې کومې د کاشت زمکې دی، مسجدونه دی، آبادئ دی، هغوی له د هغې فرد او کتونی حق ورکړے شی. نو دا چې کوم میدانی علاقه ده سوات، د هغې سره منسلک چې واړه واړه ځنګلات دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔ جی اکرم خان درانی صاحب! اپوزیشن لیڈر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے جب پچھلا اجلاس تھا، اس میں بھی یہاں پر آپ کے سامنے گورنمنٹ سے کچھ تفصیل مانگی تھی اور انتہائی

ضروری ہے۔ چونکہ اس صوبے کے ویسے بھی مالی حالات اچھے نہیں ہیں، معیشت بالکل بیٹھ گئی ہے اور ہمیں جو کچھ بتایا جارہا ہے کہ کورونا پہ اتنے اخراجات ہوئے اس کے علاج پہ اور اس کی Equipments پہ، تو اگر وزیر صحت صاحب مناسب سمجھتے ہیں اور گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے کہ فروری سے ابھی تک جو بھی اخراجات۔۔۔۔

جناب سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب ہاؤس میں موجود ہیں۔ ابھی تو تھے ان کو بلا لیں اگر گیلری کے اندر ہیں۔ جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: تو چونکہ یہاں پر کچھ عجیب سی باتیں آتی ہیں کہ ایک بیمار پہ اتنا خرچہ آیا ہےاور ہم نے Equipments جو باہر سے منگوائے ہیں، اس پہ اتنے اخراجات آئے ہیں اور میڈیا کے ذریعے اس پہ بہت سی ایسی باتیں آئی ہیں کہ اس سے اس اسمبلی کو میرے خیال میں ایک ان کا فرض بنتا ہے کہ ہمیں یہاں پر ایک تفصیل پیش کی جائے کہ اتنی اموات ہوئی ہیں اس صوبے میں اور جو لوگ ہسپتالوں میں Admit ہوئے ہیں، کتنے صحتیاب ہوئے ہیں اور جو صحتیاب ہوئے ہیں، ان پہ کتنا اخراجات فی مریض پہ آیا ہے اور جو فوت ہو گئے ہیں، ان پہ کتنے اخراجات آئے ہیں اور ان کے لئے ہسپتالوں میں جو انتظام کیا گیا تھا، اس پہ کتنے اخراجات آئے ہیں؟ چونکہ یہ ایک انتہائی ضروری بات ہے۔ ہم پہلے بھی کہہ رہے تھے کہ ہمیں تفصیل یہاں پر دی جائے بی آر ٹی کے حوالے سے۔ رات کو آپ نے سنا ہو گا کہ سپریم کورٹ نے اس پہ سوموٹو ایکشن بھی لیا ہے اور گیارہ مہینے میں، گیارہ مہینے میں ایک جو انسپکشن ہوئی ہے مختلف اس پہ، اس پہ بی آر ٹی کو بھی لیا ہے کہ اس میں

بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور اس سے مالی مفادات اور جو ہم، میں کہہ رہا تھا کہ اس صوبے کے وسائل کو ایک بہت بڑا نقصان دیا ہے اس صوبے کو، وہ ہے بلین ٹری سونامی، اس پہ بھی نوٹس بھی لیا ہے سپریم کورٹ نے بھی اور نیب نے بھی۔ تو اگر میری وہ بات یہ حکومت مانتی اور یہاں پر ہمیں تفصیل پیش کرتی تو یہ شکوک اور شبہات ابھی تک کلیئر ہو جاتے لیکن جب بھی ہم کہتے تھے کہ اس کے لئے کمیشن بنایا جائے تو جو متعلقہ وزیر تھا، وہ بھی کہتا تھا اور دوسرا بھی اٹھتا تھا کہ ہم تیار ہیں اس پر لیکن بعد میں پھر وہ ہمارے ساتھ جانے کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ آپ نے بڑی مہربانی کی تھی کہ ہم سے نام بھی لئے اپوزیشن اور گورنمنٹ سے لیکن جب ہم جا رہے تھے تو کہا کہ ایک مہینے کا ٹائم ہوا۔ ابھی چونکہ یہ ختم ہو گیا ہے تو وہ باتیں جو وہ ہم اندر سے اس کو ٹھیک کر رہے تھے یہاں سے۔ اگر میری اس بات کو یہ حکومت وزن دیتی تو آج اس بڑی شرمندگی کا سامنا نہ ہوتا۔ لہذا ہمیں بتایا جائے، تفصیل فراہم کی جائے، کورونا پہ بھی جو اخراجات ہوئے ہیں اور یہاں پر دو سال گارنٹی تھی بسوں کی، دو سال یہ کھڑے رہے۔ میرے خیال میں وہ گارنٹی بھی ابھی جو کمپنی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ نہیں ہے اور روزانہ کچھ دھکے ہم دے رہے ہیں بسوں کو اور ہم سن رہے ہیں ٹی وی پہ اور یہاں پر جو لوکل لوگ آتے ہیں کہ آج بھی ایک بس جل گیا اور اس کے علاوہ میرے خیال میں سائیکل بھی منگوائے گئے ہیں سائیکل۔ ابھی اس کے لئے کوئی Route بھی نہیں ہے اور اس کی بھی اگر کوئی Agreement ہے تو ا س کا ٹائم میرے

خیال میں پورا ہو جائے گا اور میرے خیال میں سائیکل پر کوئی بیٹھا ہوا آدمی بھی مجھے ابھی تک نظر نہیں آ رہا ہے۔ تو یہ جتنے بھی اخراجات ہیں اس صوبے کے، اگر کوئی پورے صوبے میں اس کی ڈیویلپمنٹ پہ ہوتے، بی آر ٹی پہ جو اربوں روپے خرچ ہوئے، ابھی ان بسوں کو چلانا، اس سے یہاں پر پشاور کے لوگوں کا جو نقصان ہوا۔ ہمارا تو ایک ہی خوبصورت ایریا تھا یہ یونیورسٹی روڈ، جو کوئی بھی باہر سے آتا تھا تو اس پہ ذرا گھوم کر آ جاتا تھا۔ آج یونیورسٹی روڈ کا وہ حال ہے کہ میں خود حیات آباد سے ادھرآتا ہوں دوسرے روڈ پہ، اس روڈ پہ مجھے پولیس والے جب آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ادھر سے ہم نہیں جاسکتے ہیں۔ تو یہ ضروری چیزیں ہیں کہ حکومت ہمیں تفصیلی ایک یہاں پر رپورٹ، اس گورنمنٹ کے ممبران کو بھی دی جائے اور حکومت کے ممبران کو بھی دی جائے۔ جب ہم وہ رپورٹ دیکھیں گے تو ہم پھر دیکھ لیں گے کہ Equipment کہاں سے آیا ہے، کتنے اخرجات ہیں کورونا کے؟ تو یہ جو ضروری مسئلے ہیں جی تو آپ پلیز گورنمنٹ کو کچھ انسٹرکشز اس طرح دے دیں۔ ہمارا یہ تو حق بنتا ہے نا کہ ان سے یہ معلوم کریں کہ آپ کے اخراجات کتنے ہوئے اور کس طرح ہوئے ہیں؟ تو اگر یہ بھی ہمیں نہیں کرنے دیتے تو دوبارہ پھر لوگ یہی سوچ رہے ہوں گے کہ اس میں بہت زیادہ گڑ بڑ ہوئی ہے اس لئے حکومت اس سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Respond, ji Shaukat-----

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔ مائیک کھولیں نگہت بی بی کا، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں یہ بھی پوچھناچاہتی ہوں کہ جو کورونا کا ٹیسٹ ہاسپٹل میں ہوتا تھا، تین ہزار روپے میں ہوتا تھا، ابھی 70 کروڑ روپے کی جو ایلوکیشن ہوئی ہے تو وہ نجی لیبارٹریز کو ہوئی ہیں اور نجی لیبارٹریز جو ہیں تو اس کو ساڑھے چار ہزار روپے میں کر رہی ہیں۔ تو اس کا بھی اگر وزیر صحت صاحب جواب دے دیں کہ جو ٹیسٹ تین ہزار میں عام ہاسپٹل میں ہوتا تھا اگر ہم یہی پیسہ اپنے ہاسپٹلز پہ لگا دیتے اور یہ Kits ہم ان کو فراہم کر دیتے تو میرا خیال ہے کہ بہترین نتائج نکل سکتے تھے کیونکہ نجی لوگوں کو دے کر اور نجی لیبارٹریز کو دے کر یہ ظاہر ہے کہ کسی کو نوازا گیا ہے۔ تو پلیز اگر اس پر بھی جواب دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت و ثقافت): جناب سپیکر، اکرم درانی صاحب ہمارے لئے بہت محترم ہیں۔ انہوں نے جو بات کی بی آر ٹی کے حوالے سے، بلین ٹری سونامی کے حوالے سے۔ آپ کو یاد ہو گا جب ہم، گورنر ہاؤس میں حلف لے رہا تھا منسٹری کا اور جب میں آیا تو میرے خیال سے حکومت کو غالباً ایک مہینہ ڈیڑھ ہوا تھا حکومت کا، میں نے بعد میں حلف لیا تھا اور جب میں گھر آیا تو میں نے ٹی وی لگایا تو اس پہ یہ چل رہا تھا کہ یہ حکومت ناکام ہے، یہ حکومت ناکام ہو گئی، یہ تو اس دن سے لگے ہوئے ہیں کہ جی بی آر ٹی، انہوں نے تو میرے خیال سے 100 ارب سے Cross کرا دیا ہے بی آر ٹی کو اور مسلسل کہہ رہے کہ جی 110 ارب، 120 ارب۔ پتہ نہیں

کہاں کہاں، کتنے کتنے یہ فگرز دے رہے ہیں جبکہ اس اسمبلی کے فلور پہ، اس سے باہر کتنی دفعہ میں نے کہا کہ یہ 70 بلین سے اوپر نہیں ہے اور یہ صرف بی آر ٹی نہیں ہے، بس سروس نہیں ہے، یہ کوئی لاہور، ملتان یا اسلام آباد والی بی آر ٹی نہیں ہے۔ وہاں پر صرف بس سروس ہے، یہاں اس کے اندر 68 کلومیٹر ہم نے Feeder routes ڈالے ہیں، یہاں ہم نے اپنی بسیں خریدی ہیں، یہ ساری Cost اس میں شامل ہے، وہاں لاہور میں اپنی بسیں نہیں ہیں، وہاں آج بھی Rented بسوں پہ چل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ ڈپوز ہمارے اپنے ہیں، ہم نئے کمرشل پلازے بنا رہے ہیں جو کوئی تقریباً 11 ارب سے اوپر ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ سب کو ملا کر یہ فگر بنا رہے ہیں، وہ بھی 70 بلین سے اوپر نہیں ہے۔ اب یہ خود ساختہ فگر روزانہ میں دیکھتا ہوں ٹی وی ٹاک شوز میں، لوگوں نے ایک رٹا لگایا ہے جی کہ 110 کی بی آر ٹی بنی ہے۔ سر 110 کی بی آر ٹی نہیں ہے، بی آر ٹی تو ہو سکتا ہے 40 بلین سے بھی اوپر نہ ہو۔ میں آپ کو بالکل میں چیلنج قبول کرتا ہوں جناب سپیکر، یہ اپوزیشن لیڈرز، یہ سارے جتنے بھی ہیں، یہ ملتان، یہ لاہور، یہ اسلام آباد، اس کی بی آر ٹی لائیں، Comparison کریں اور جو Cost آئی ہے اس کے لئے بھی میں تیار ہوں، یہ سب کا چیلنج میں Accept کرتاہوں جناب سپیکر، اور سب کے سامنے، میڈیابھی بیٹھا رہے، یہ Accept، یہ چیلنج میں Accept کرتا ہوں کیونکہ کسی کو نہیں پتہ کہ جی کتنے پہ بنی ہے، سب اپنے اپنے خود ساختہ فگرز بتا رہے ہیں، جو Confusion پھیلی ہے اس وجہ سے شاید اگر سپریم کورٹ اس پہ نوٹس لے رہا ہے یا کوئی

اور لے رہا ہے، یہ Confusion پھیلائی جائی رہی ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، بلین ٹری سونامی، یہ وہ پراجیکٹ ہے جس کو غیر ملکی بڑے بڑے اداروں نے Appreciate بھی کیا ہے، اس کو سرٹیفکیٹ بھی دیا ہے۔ بدقسمتی سے یہ جو بلین ٹری سونامی ہے پورے پاکستان کو اس کو Accept کرنا چاہیئے تھا، سارے صوبوں میں اس کی شروعات ہونی چاہیئے تھی لیکن بدقسمتی سے جو پچھلی حکومتیں تھیں مرکز میں، ان کو اس کا علم ہی نہیں تھا کہ یہ ہے کس لئے؟ اس وقت جو Global warming کا خطرہ تھا پوری دنیا میں، اس چھوٹے سے صوبے نے وہ Challenge accept کیا اور اس کی وجہ سے Appreciation ملی۔ آج ان کو ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ جناب سپیکر انٹر نیٹ پر جائیں، Coordinate موجود ہیں، اس پہ دیکھیں۔ آپ جہاں جہاں یہ بلین ٹری سونامی لگی ہے اس Coordinate کو دیکھ کر بتائیں کہ وہاں نہیں ہے تو ہم حاضر ہیں۔ اگر آپ دوسری جگہوں پہ لے جا کر لوگوں کو بتاتے ہیں تو اس کی ذمہ داری تو ہم پر نہیں عائد ہوتی ہے، ہم نے تو کہا تھا کہ بلین ٹری سونامی۔ ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم نے سارے پاکستان کو جو ہے نا بس درخت لگا دیئے، یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ جناب سپیکر، دوبارہ جب ہماری حکومت آئی ہے، ہم پوری کوشش کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ پورے پاکستان کو سر سبز نبائیں، یہ تو ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم سے پہلے جس درندگی سے، جس بے دردی کے ساتھ جنگلات کو کاٹا جاتا تھا، جنگلات کی ریل سیل، بالکل ایک سیل لگی ہوئی تھی تو وہ تو ختم ہو گئی۔ جناب سپیکر، اس وقت ہمیں تو، ابھی میں یہ دیکھ رہا تھا، ہمیں تو یہ مشکل پڑی ہوئی

ہے جو ابھی میرے بھائی پیش کریں گے کہ وہاں تو کاٹنے کے لئے لکڑی نہیں ہے جو گھریلو استعمال کی ہے، وہ نہیں چھوڑا جا رہا ہے، یعنی کوئی جلانے کے لئے لکڑی نہیں چھوڑ رہے ہیں اتنی سختی ہے۔ تو یہ تو جناب سپیکر، ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے جنگلات کو تحفظ دیں۔ میں، معذرت کے ساتھ، جب میں، حکومت میں آئے جناب سپیکر، تو ایم ایم اے کے دور میں ایک پل شروع ہوا تھا، جیل پل، جو میرے خیال سے آدھا کلومیٹر بھی نہیں ہو گا، جب ایم ایم اے کا دور ختم ہوا، وہ جیل پل نہیں بنا، اے این پی کے پانچ سال پورے ہوئے، وہ پل نہیں بنا اور ہم نے آ کر وہ پل بنایا۔ تو جناب سپیکر، ایک طرف تو آدھا کلومیٹر بارہ سال میں بنتا ہے اور یہ 32 کلومیٹر جس کے اندر بے شمار یعنی 32/33 تو اس کے اندر سٹیشنز ہیں، اس کے انڈر پاسز ہیں، اس کے فلائی اوورز ہیں اور یہ سب اگر دو سال میں بنتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ جی یہ تو بہت تاخیر ہو گئی ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ تھوڑی سی زیادتی ہے۔ میں، ہم نے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Covid پہ بات کر لیں ٹائم شارٹ ہے Covid پہ بات کر لیں جو درانی صاحب نے بات کی۔

<u>وزیر محنت و ثقافت</u>: سر، دیکھیں Covid۔ ابھی منسٹر صاحب ہیں نہیں، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی کرپشن ہوئی ہے، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ پیسہ اس پہ لگا ہے، میں بالکل، ہمارا منسٹر حاضر ہے، یہ جب چاہیں ان کو ہم بریفنگ دینے کے لئے تیار ہیں اس سے کوئی نہ ہم بھاگنے والے ہیں نہ اس پہ ہم کوئی سیاست کرنا چاہتے ہیں، یہ ہماری

First priority ہے اس وقت لوگوں کی زندگی بچانا، یہ اس پہ ہم کوئی سیاست نہیں کریں گے۔ میری گزارش ہو گی کہ اس میں اپوزیشن بھرپور اپنا حصہ ڈالے، اس وقت جو ہے نا اس سے مشکل وقت پاکستان کے اوپر نہیں، دنیا کے اوپر کبھی نہیں آئے گا۔ تو اس مشکل وقت میں سیاست نہ کریں جیسے ہی کورونا ختم ہو، یہ جتنے مرضی ہے جلسے جلوس کریں، جتنے مرضی ہے تاریخیں دیں کیونکہ تاریخیں دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تو میں عرض کروں گا کہ اس پر سیاست نہ کی جائے، مہربانی کریں۔ جہاں تک عدالت کا انہوں نے کہا کہ بلین ٹری سونامی پہ عدالت نے کیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ عدالت میں ہم پوری تیاری کے ساتھ جائیں گے اپنے ڈاکیومنٹس پیش کریں گے اور یہ عدالت کا حق بنتا ہے جناب سپیکر، انہوں نے ہم سے پوچھا ہے ہم اس کا جواب دیں گے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں پر کرپشن ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ ہمارے پاس بی آر ٹی اور یہ جو بلین ٹری سونامی ہے، اس کی آڈٹ رپورٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے ہمیں Submit کر دی ہے اسمبلی کو، ان شاء اللہ چند دنوں میں وہ ہم ایوان میں پیش کر دیں گے، اس میں بی آر ٹی بھی شامل ہے اور بلین ٹری سونامی بھی شامل ہے۔ جی درانی صاحب۔

<u>قائدحزب اختلاف</u>: جناب! میں تو وہی بات کر رہا ہوں جو آج پورے ملک کے میڈیا پر ہے اور سپریم کورٹ کی جو آبزرویشن ہے، وہ بھی رات کو آپ نے پڑھی ہو گی۔ اس طرح آپ کیوں نہیں کرتے کہ ایک کمیٹی بنائیں اپوزیشن کی اور حکومت کی اور وہ ان دونوں چیزوں کو دیکھ لیں خود۔ اس پہ اخراجات کو بھی دیکھیں، اس میں کرپشن کو بھی دیکھیں۔

شوکت یوسفزئی صاحب ہمارے برخوردار ہیں، اس نے تو بڑی خوبصورت بات کی تھی کہ بی آر ٹی میں تو ہمیں بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے اور ہم نے ڈالر لئے ہیں، روپے میں دیئے ہیں، ابھی تو ڈالر جب مہنگا ہو گیا تو ہمیں بہت زیادہ بچت ہوئی ہے، یہ بھی بڑا میرے خیال میں سوشل میڈیا پہ ابھی بھی چل رہا ہے اور اس وقت سے بھی چل رہا ہے۔ تو اگر بچت ہے تو وہ بھی ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں کتنی بچت ہوئی ہے؟ اگر نقصان ہے، ہمیشہ جب بھی کوئی اتنے بڑے پراجیکٹس ہوتے ہیں اور اس میں جب کرپشن کی بو آتی ہے تو اس اسمبلی کی روایات ہیں کہ اس کے لئے پھر ایک کمیشن بنتا ہے اپوزیشن اور گورنمنٹ کی۔ میں تو آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ آپ کورونا پہ بھی کریں، اس پہ بھی بہت زیادہ لوگ کرپشن کی بات کر رہے ہیں اور اگر گورنمنٹ اس وقت بھی کرپشن کرے جب اس کے لوگ مر رہے ہیں، لوگ بے چارے اس طرح ہیں کہ کورونا کی وجہ سے جو غریب لوگ ہیں اور یقین جانیئے ہر ایک ہاسپٹل میں، ہاسپٹل میں کوئی ایڈمشن کے لئے بھی تیار نہیں تھا اور لوگو ں کو کہتے تھے، باہر کچھ اسلام آباد کے ہسپتالوں میں بھی یہ تھا، پشاور میں بھی یہ تھا۔ تواگر آپ اس کو سمجھتے ہیں کہ بالکل صفائی سے کام ہوا ہےتو اس کے لئے اس اسمبلی کی ایک اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی، دونوں کاموں کےلئے، تینوں کاموں کے لئے ایک کمیشن تشکیل دیں کہ اس میں سے ہمیں بھی وہ دے دیں جو رپورٹ، ابھی کیا ہے کہ جب ہائی کورٹ اس پہ فیصلہ دیتی تھی تو یہ Stay کےلئے جاتے تھے وہاں پر سپریم کورٹ میں۔ اگر کچھ درمیان میں

ہے نہیں تو Stay کی کیا ضرورت ہے؟ ہم تو آج بھی یہی چاہتے ہیں کہ جو شوکت یوسفزئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہوا ہے، خدا کرے کہ اس میں کچھ بھی نہ ہو لیکن اپوزیشن کا یہ حق تو ہے کہ یہ معلومات کرے کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے اور کورونا پہ بھی اس ہاؤس کو ایک تفصیلی رپورٹ اخراجات کی دے دیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر ہم ایک سوال کے ذریعے یا کال اٹنشن، تحریک التواء کے ذریعے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہتر یہ ہے کہ سوال لے آئیں اس کے اوپر تا کہ تفصیلی جواب آپ ڈیپارٹمنٹ سے لے لیں۔

قائد حزب اختلاف: لیکن میں تو اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پہ ویسے اخراجات آ تے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بھی ممبر ایک کوئسچن لے آئے۔

قائد حزب اختلاف: لیکن اگر گورنمنٹ خود ہمیں تفصیل فراہم کرے ورنہ ہم آج اپوزیشن کی طرف سے اس پہ تحریک التواء بھی جمع کریں گے اور اس پہ ہم، باقی جو ہمارا Settled area جو شامل ہوا ہے، Merger ہوا ہے، اس میں چونکہ ابھی ذمہ داری پراونشل گورنمنٹ کی ہے، اس میں وہاں پر جو تکلیف ہے جو مصیبت ہے، وہاں پر لوگ جو پھنسے ہوئے ہیں، اس پہ بھی اس ایوان میں ہم ان شاء اللہ ایک تحریک التواء یا وہاں پر ہمارے جو ایم پی ایز بیٹھے ہیں Merged area کے، جو ہمارے پاس آتے ہیں اور جو تفصیل ہے وہ بھی بڑی شرمناک باتیں ہیں۔ تو یہ چیزیں سپیکر صاحب، آپ کی بھی بہت بڑی ذمہ داری بتنی ہے کہ اس ہاؤس کو اپوزیشن اور

گورنمنٹ کے درمیان میں آپ بھی کوئی اس طرح فیصلے کریں کہ کم از کم جو اس صوبے کے بڑے بڑے پراجیکٹس ہیں یا بڑے بڑے مسئلے ہیں، ان پہ گورنمنٹ اور اپوزیشن اگر آپس میں بیٹھ جائیں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے نا ، اس میں کیا ہے اگر ہم آپس میں دو چار بندے گورنمنٹ کے بیٹھ جائیں اور کمیشن آپ بنا دیں اور ان چیزوں کو Thoroughly دیکھیں، موقع پہ بھی دیکھیں۔ تو یہی میری گزارش تھی باقی اگر گورنمنٹ نہیں مانتی زبردستی تو ہماری نہیں ہے، ہم تو آپ کے ذریعے صرف اپنا جو فرض ہے ہمارے اپوزیشن کا، جن نکات پہ ہمیں کچھ اطلاع آجاتی ہے، لوگ آجاتے ہیں اور جو پھر ہمیں وہ کچھ دستاویز دیئے جاتے ہیں تو وہ ہم اگر میڈیا میں دیتے، اس کا تو کوئی فائدہ نہیں لیکن اگر ہم کمیٹی بنا دیں اور آپس میں اس کو دیکھ لیں تو میرے خیال میں اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب! Short answer تاکہ تھوڑا ٹائم.....

وزیر محنت و ثقافت: دیکھیں سر، یہ جو انہوں نے بات کی.....

جناب سپیکر: مائیک کھولیں ان کا۔

وزیر محنت و ثقافت: دیکھیں یہ چونکہ ہمارے فلیگ شپ پراجیکٹس ہیں دونوں اور اس کو بدقسمتی سے بہت زیادہ، مائیک بار بار بند ہورہا ہے جی، بدقسمتی سے بار بار اس کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی جارہی تھی۔ جناب سپیکر، اس پر جو بلین، عدالت نے اس پہ رپورٹ مانگی ہے، وہ ہم جا کے رپورٹ عدالت میں Submit کررہے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہو گی کہ ہم شروع دن سے جب سے یہ پراجیکٹس بنے ہی نہیں تھے، جب سے اس

پراجیکٹ پہ صرف کام ہورہا تھا یہ کہہ رہے تھے جی کرپشن ہورہی ہے۔ میں عرض کروں گا جناب سپیکر، کہ اگر کوئی ثبوت ہے کہ جی فلاں جگہ کرپشن ہوئی ہے، اب واللہ اعلم کہتے جی کرپشن ہورہی ہے، ایک کسی چیز کا ثبوت ہو اسمبلی میں پیش کریں، عدالت میں پیش کریں، ہمیں دے دیں تاکہ ہم اس کو Respond کریں کہ جی کرپشن ہوئی ہے۔ اب کرپشن کہیں تو ہوئی ہو گی، کہیں وہ بتا دیں نا ہمیں۔ اس لئے جناب سپیکر، میں صرف یہ سمجھتا ہوں کہ پولیٹیکل وہ ہے۔ اگر ہم کمیشن بھی بنا لیں تو یہ کہیں گے جی کرپشن ہوئی ہے ہم کہیں گے نہیں ہوئی ہے تو بہتر یہ ہو گا کہ کوئی جگہ بتا دیں، کوئی Specific چیز بتا دیں کہ جی یہاں کرپشن ہوئی ہے، اس میں ہوئی، وہ ثبوت بتا دیں تو ہم اس پہ کام کر لیں گے کارروائی کرلیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب! ایسا ہے کہ یہ اگلے ایک دو روز میں یا چار روز کے اندر ہم اس کو Lay کرتے ہیں رپورٹ کو جو آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی ہے بی آر ٹی اور شجرکاری اس کے بارے میں اور یہ پھر آئے گی ہمارے پاس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں، وہاں گورنمنٹ اپوزیشن دونو ں بیٹھے ہوئے ہیں، میں خود بیٹھوں گا اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گا ، ہوجائے گا اس کے روشنی میں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب! اگر اس مائیک کو ٹھیک کیا جائے چونکہ ابھی شوکت صاحب جب بات کررہے تھے میں اس کی بات کو نہیں سمجھ رہا تھا.....

<u>جناب سپیکر:</u> میں نے تو انسٹرکشن.....

<u>قائد حزب اختلاف:</u> شاید وہ بھی میری بات کو وہ نہیں سمجھ رہے ہیں، اس پہ اگر آپ

ہدایات دے دیں کیونکہ آواز گونج رہی ہے اور کسی کا آواز جو ہے نہ کسی کو پہنچ رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سسٹم خراب ہوچکا ہے میں نے کہا ہے یہ System replace کریں سارا، وہ اس پہ شاید لگے ہوئے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: لیکن اگر یہ، چونکہ ابھی میں ایک بات اس کو نہیں سمجھا، اگر وہ شاید میری باتوں کو سمجھا نہیں تو ضروری ہے جی کہ اس پہ فوری طور پہ کسی کو بلا لیں اس کو ٹھیک کریں، اگر ٹھیک ہوسکتا ہے تو اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ آئٹم نمبر 9۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں، بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔ ایک قانون پاس کرنے دیں اس کے بعد کرتے ہیں۔

ہنگامی مسودہ قانون بابت پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن مجریہ 2020کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please lay the Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Ordinance, 2020 in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Mr. Speaker, I beg to lay the Pakhtunkhwa, Energy Development Organization Ordinance Bill, 2020 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2020کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2020 in the House.
Minister for Law: Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2020 in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر سروس پروائڈرز اینڈ فیسلیٹیز مجریہ 2020کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Service Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage to Property) Bill, 2020 in the House.
Minister for Law: Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Healthcare Service Providers and Facilities (Prevention of Violence and Damage to Property) Bill, 2020 in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

نگہت اورکزئی صاحبہ! آپ کی ریزولیوشن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری ایک ریزولیوشن بھی ہے اور ایک ایڈجرنمنٹ موشن بھی ہے۔

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن بھی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی۔ دونوں میں سے کونسی پہلے کردوں جی؟

جناب سپیکر: آج تو ایڈجرنمنٹ موشن اب نہیں ہوسکے گی کل لے آئیں، ریزولیوشن لے آئیں اور Rule relax کروائیں پہلے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ریزولیوشن لے آتی ہوں جی۔ یہ اکثر مجھے بھول جا تا ہے Rule relax 224----

<u>Mr. Speaker</u>: Rule 124 may be suspended under 240-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> وہی سر، یہ 240 اور 124 کے درمیان ہمیشہ بھول جاتی ہوں سر۔ سر! میں Rule 124 کے تحت Rule 240 کو Relax کروا کے اپنی ایک ریزولیوشن موؤ کرنا چاہتی ہوں، یہ Two-finger کے بارے میں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ۔ Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Rule is suspended. Ji Nighat Orakzai Sahiba.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی سر، یہ ریزولیوشن ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: صرف پوائنٹ آف آرڈر پہ بھی دیتا ہوں۔

قرارداد

<u>Ms: Nighat Yasmeen Orakzai:</u> The two-finger test (TFT) as part of the medical evaluation following a rape or sexual assault violate women's rights as well as women's space and dignity. The test is an extreme invasion of women's privacy and bodily integrity.

Whereas, rape survivors are not informed about their rights to refuse to conduct these tests and normally they are not consented too to disclose the result of these tests to third party which is also violence upon women inflicted by the state itself and which is clear violation of Article 14 of the Constitution.

Whereas, World Health Organization (WHO) also indicated that two-finger test hold neither scientific nor medical value.

Therefore, this Assembly recommends to Provincial Government to further recommends to Federal Government for demanding banning of two-finger test (TFT) as it has already banned in neighboring countries.

سر! لیکن یہ ہم لوگ یہاں بھی پاس کرسکتے ہیں، ہم لوگ فیڈرل سے اگر گزارش کرنا چاہتے ہیں تو یہ پنجاب نے Already ban کرد یا ہے۔ Two-finger test کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں پہ کوئی ڈاکٹر بیٹھا ہوا ہو تو ان کو سمجھ آئے کہ Two-finger test وہ ہے کہ جو کسی عورت کی مطلب Dignity پہ اور اس کی جو عزت ہے کیونکہ میں نے آپ کو کلیئر سمجھا دیا تھا آپ کے چیمبر میں کہ یہ کیا ہوتا ہے۔ تو اس میں اس کی عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے اس میں ڈی این اے کا ٹیسٹ ہم کر سکتے ہیں، اس میں ہم لوگ اس Rape کا جو بندہ ہے تو اس میں اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب! یہ Two-finger test کے بارے میں ہے ان کا۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر! میں کہتا ہوں سر۔ ایک تو سر، میری گزارش یہ ہے کیونکہ بڑا Serious topic ہے، میں Agree کرتا ہوں کہ پہلے سے اگر ایجنڈا میں ہو یا ہمیں بھی کوئی وہ ہو تو اس پہ کوئی سیرحاصل کوئی بات ہوجاتی ہے۔ چلیں سر، نگہت بی بی کہہ رہی ہیں کہ آپ کو انہوں نے بتا دیا تھا چیمبر میں لیکن بہتر یہی ہوتا کہ یہ کوئی اس پہ ایجنڈے پہ آجاتا۔ میں صرف اتنا بتا دوں کیونکہ انہوں نے Issue raise کردیا ہے یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے جی۔ یہ جو Rape cases ہو رہے ہیں یا Child rape cases جو ہورہے ہیں اور اس کے اوپر تو سر، ہم نے یہاں بھی ایک کمیٹی آپ کے نیچے بنائی ہے، بنا دی تھی اور اس کی بھی ایک رپورٹ آگئی ہے ،وہ بھی لیجسلیشن یہاں سے ہوجائے گی۔ دوسرا سر، یہ ہے کہ جو یہ Two-finger test والی بات کر رہی ہیں تو یہ ابھی Recently جو ہے فیڈرل گورنمنٹ نے بھی ایک

آرڈیننس یا ایک بل جو ہے اس کو تیار کر دیا ہے، وہ بھی Final shape میں آگیا ہے اور ہم بھی اسی کی طرف بڑھ رہے ہیں جی کیونکہ ہم نے بھی یہ لیجسلیشن جہاں پر ابھی سر، پرانا ایک زمانہ تھا اور اس وقت کی ایک قانون سازی ہے دنیا بدل گئی ہے جو کرائمز ہوتے ہیں Forensic کا بڑا عنصر ہوتا ہے، اس میں بڑے Modern technologies ہوتی ہیں۔ تو سر، میں Agree کرتا ہوں ان شاء اللہ اگر ایجنڈے پر لانا چاہتے ہیں سر، وہ بھی ضرور لے آئیں اور اس کے اوپر ہم بیٹھ کے کام کرلیں گے اور یہاں پر لیجسلیشن لا کے ہم اس کو ان شاء اللہ پاس کرائیں گے۔ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے Across the divide یہ حکومت یا اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارے لوگوں کامسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے نگہت بی بی کہ اسی ہاؤس میں اس کی لیجسلیشن کرلیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بات یہ ہے کہ اگر یہ ریزولیوشن پاس ہوجاتی ہے تو ان کے لئے لاء.....

جناب سپیکر: تو یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کو جارہی ہے یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کو جا رہی ہے یہ ریزولیوشن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں لیکن اس میں فیڈرل گورنمنٹ میں نے Involve کیا ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ میں بل ابھی بن رہا ہے لیکن Eighteenth amendment کے بعد یہ ہمارے پاس اختیار ہے کہ ہم اس پہ بل بھی بنائیں لیکن بل بنانے میں آپ کو پتہ ہے کہ Child abuse پہ کمیٹی سب اپوزیشن عورتوں نے یہاں پہ آپ نے بھی کھڑے ہو کے اس کی مذمت کی اور ہم لوگ لیکن ابھی تک وہ بل

یہاں پہ Introduce نہیں ہوا۔ سر! بات یہ ہے کہ اسی طرح، اگر یہ پاس کرلیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ہمیں آپ Friday کو اس بل کے بارے میں بتائیں گے۔

وزیر قانون: سر! Friday کو وہ بھی اسی سیشن میں ہم اس کو بھی پاس کریں گے یہ سیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو لائیں کیونکہ بڑا ٹائم ہو گیا اس کا اور یہ بڑی افسوسناک بات ہے

وزیر قانون: اور سر! دوسری بات یہ ہے کہ جو یہ والا ایشو ہے تو Kindly کاپی کوئی دکھائیں ہم دیکھ لیں گے ہم نے کوئی دیکھی نہیں ہے اس کی Wording۔

جناب سپیکر: اس کو بھی میں Friday تک پینڈگ کرلیتا ہوں۔

وزیر قانون: تاکہ دیکھ لیں اور پھر اکھٹے ہوکے پاس کرلیں۔

جناب سپیکر: Friday تک پینڈنگ کرلیتے ہیں، آپ کی ریزولیوشن کو Friday تک پینڈنگ کرلیں گے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اگر اس کو میں فیڈرل سے ہٹا کے اور اگر میں اس کو صرف پراونس کو اگر مخاطب کردوں تو کیا پھر لاء منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ آپ کو مل کے کرلیں، مل کے کرلیں تاکہ یہ ہوجائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Miss Sumera Shams Sahiba MPA, rules already relaxed. Please move your resolution,

(جناب عنایت اللہ سے مخاطب ہوئے) آپ ذرا لاء منسٹر صاحب کو دکھا دیں اپنی ریزولیوشن۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے اس پہ میرے ساتھ اپوزیشن کے کچھ ممبران نے بھی Agree کیا ہوا ہے اور ہمارے گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہے، نعیمہ کشور صاحبہ کی سائن ہے، عائشہ نعیم صاحبہ کی سائن ہے، تاج ﷴ خان صاحب کے سائن ہیں، بابر سلیم سواتی صاحب کے سائن ہیں، ثوبیہ شاہد بی بی کا بھی سائن ہے، لائق ﷴ خان صاحب کا بھی سائن ہے، ار شد ایوب خان، ہمایون خان اور ادریس خٹک صاحب کے بھی سائن ہیں۔ Basically یہ Digitalization کے حوالے سے اور کرنسی کے Digitalization کے حوالے سے ہے، قرارداد کا متن ہے:

حالیہ دور میں کرپٹو کرنسی یعنی ڈیجٹل کرنسی کی ایجاد اور بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ آنے والے دور میں لین دین کے لئے کاغذ کے نوٹ کی جگہ ڈیجٹل کرنسی لے لے گی۔ حال ہی میں دنیا کئی بڑے بڑے بینکوں نے اس کرنسی کو قبول بھی کر لیا ہے اور وہ رجسٹر بھی ہوچکی ہے اور ساتھ ہی اس وقت کئی ممالک بھی اپنی ڈیجٹل کرنسیاں متعارف کرانے کی تیاریاں کر رہی ہے اور ان کی مرکزی بینک خودمختار ڈیجٹل کرنسی متعارف کرانے کی تیاریاں شروع کرچکی ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ Digitalization کی دنیامیں ہونے والی اس پیشرفت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں بھی بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی کرپٹو کرنسی اور کریپٹو مائننگ کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور ساتھ ہی اس سلسلے میں مناسب قانون

سازی کی جانب بھی پیشرفت کی جائے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

سعید خان بولنا چاہتے تھے میرے خیال میں کال اٹنشن، شفیق آفریدی صاحب، شفیق آفریدی صاحب، نگہت کافی چیز ہو گئی ہے نا آج۔

رسمی کارروائی

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کئی دنوں سے باڑہ کے لیویز اور خاصہ دار معطل شدہ لیویز خاصہ دار اسمبلی کے باہر دھرنا جاری کئے ہوئے ہیں اور ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو بحال کیا جائے۔ Militancy کے دور میں یہ لیویز اور خاصہ دار کوئی ڈھائی سو تین سو لوگ رہ چکے ہیں، اس سے پہلے زیادہ تر بحال بھی ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے احکامات جاری بھی کئے تھے کہ ان کو Reinstate کیا جائے لیکن چونکہ جب سے یہ پولیس میں Merge ہوئے ہیں تو ان کی بحالی کا طریقہ کار تھوڑا پیچیدہ ہو گیا ہے ابھی تک وہ لوگ بحال نہیں ہورہے تو پہلے بھی دھرنا دیئے بیٹھے تھے پھر ہم نے ان سے دو ہفتے مانگ لیے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب! ذرا شفیق صاحب کی بات کو توجہ دیں۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> پھر دو ہفتے بعد جب ہم نے کوشش کی مختلف Concernedلوگوں سے ملیں لیکن ہم کامیاب نہ ہوسکے تو ابھی دوبارہ

وہ لوگ ڈھائی تین سو لوگ باہر دھرنے پہ بیٹھے ہیں اور کئی دنوں سے وہ لوگ یہ دھرنا کررہے ہیں۔ تو یہ معطل شدہ خاصہ دار اور لیویز ہیں، اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے جس طرح میں نے بتایا بحالی کے احکامات بھی جاری کئے ہیں۔ سر، بے روزگاری کا قبائلی اضلاع میں ویسے بھی شرح بہت زیادہ ہے تو جو Concerned department ہے اگر اس ایوان کے ذریعے ہم مشترکہ طور پر لاء منسٹر صاحب آپ کی توسط سے ان لوگوں کو بحال کیا جائے جس طرح پہلے سے احکامات جاری ہیں۔ تو سر، ان لوگوں کے گھروں میں جب چولہے جلیں گے اور یہ برسر روزگار ہوں گے تو عمر بھر آپ لوگوں کو بھی دعائیں دیں گے اور میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر کوئی منسٹر صاحب یا Concerned کوئی بندہ ان لوگوں کے پاس جاکے ہمارے ساتھ اور اس پہ یہ دھرنا ختم کریں اور کو ئی ایک ٹائم لائن دے دیں کہ ہم ان شاء اللہ ان کی بحالی کے لئے کوششیں کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر! ایشو بہت اہم ہے اور لیویز خاصہ دار کے بارے میں اس حکومت نے بڑے تاریخی اقدامات بھی لئے ہیں۔ اب جن لوگوں کے بارے میں آنریبل ہمارے شفیق صاحب جو بات کررہے ہیں تو میری تو سر، رائے یہی ہو گی کہ چونکہ جب یہ خاصہ دار اور لیویز ایکٹ اور پھر خاصہ دار اور لیوی رولز جو ہیں جب یہ اس اسمبلی نے ایکٹ پاس کیا اور پھر رولز کیبنیٹ نے پاس کئے تو اس میں یہی تھا ان کو ریگولرائز اور ان کے لئے مراعات کا سلسلہ تھا، اب یہ لوگ جو معطل ہوئے ہیں تو ان کو دیکھنا چاہیئے سر کہ یہ کیوں معطل ہوئے ہیں

کیونکہ ایک کمیٹی بھی بنی تھی اس وقت اور اس کمیٹی نے ایک ایک اہلکار کے Credentials کو چیک کیا تھا۔ تو یہ جتنے لوگ ہیں سر، میرا خیال یہ ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کے ساتھ ملکر ہم بیٹھ جائیں گے، ان لوگوں کا ان سے پوچھ لیں گے کہ کیا وجوہات ہیں کہ ان کو آپ نے معطل کیاہے اور اس کے لئے حل نکال لیں گے۔ سر، جہاں تک بات اس وقت احتجاج کی ہے تو چونکہ آپ نے حکومت نے بھی اور آپ بھی سر، مجھے ہی وہ کرتے ہیں کہ آپ کارروائی کے دوران تو یہاں پر محب اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں، انور زیب صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارے اقبال وزیر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ان کا تعلق بھی پھر قبائلی علاقاجات سے ہے تو اگر یہ منسٹرز تھوڑی دیر کے لئے ان کے ساتھ چلے جائیں تو میرے خیال میں ان کو تسلی دے دیں گے اور میں اور شفیق صاحب اور یہ منسٹرز حضرات ہم کل سیکرٹریٹ میں بیٹھ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کے اس کا حل ہم نکال لیں گے جی کہ کیا مسئلہ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مفتی صاحب۔ یہ جو آپ Nominate کردیں جو دو بندے تین چلے جائیں باہر، اقبال صاحب! آپ چلیں جائیں جی، کون گیا ہوا ہے؟ اب نذیر عباسی صاحب نہیں ہیں میں کیا کروں۔ جی حافظ صاحب!

<u>حافظ عصام الدین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ سپیکر صاحب! میرے حلقے جنوبی وزیرستان PK-113 کا ایک انتہائی اہم مسئلہ جو ہمارے عوام کے لئے درد سر بنا ہوا ہے اس وقت سے جب سے ہمارے لوگوں کی آپریشن ضرب عضب کے بعد واپسی ہوئی، وہ مسئلہ ہے سروے کا، مسئلہ منہدم مکانات کا جو حکومت کی طرف سے سروے

ہے اور اس کے معاوضات کا جو مسئلہ ہے یہ تقریباً ہماری قوم، میری قوم تین چار مہینوں سے ضلع ٹانک میں ہماری کچہری کے سامنے دھرنا بھی بیٹھا رہا، اس وقت بھی دھرنا جاری ہے، اس وقت بھی ابھی نئے سرے سے دوبارہ دھرنے کی تیاری ہورہی ہے یہ مسئلہ اگر ابھی اس موقع پر فی الفور حل نہ کیا جائے تو میرے حلقے کے عوام مجبور ہوں گے اس پر کہ دھرنا یہاں پشاور کی طرف منتقل کیا جائے اور نئے سرے سے، جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ بہت اہم مسئلہ ہے، اگر وہاں پر دھرنے سے ہمارا یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر نئے سرے سے ہم مضبوط طریقے سے دھرنے کی تیاری کریں گے اور یہاں پشاور ہم بھرپور اپنے عوام کے ساتھ ان شاء اللہ آئیں گے، یہاں خیبر پختونخوا اسمبلی کے سامنے ہم دھرنا دیں گے کیونکہ دس سال سے یہ سروے کا عمل شروع ہے، اس وقت سروے کا عمل جاری تو ہے لیکن انتہائی سست روی کا شکار ہے چونکہ ہمارا علاقہ سردی والا علاقہ ہے، برفباری کا بھی ابھی موسم ہے برفباری بھی ہو گی اور سیکورٹی اداروں کی طرف سے جو ٹیمیں ہوتی ہے، کئی ٹیمیں بنی ہیں ہر ٹیم کے ساتھ ایک تحصیلدار ہوتا ہے کچہری کا ایک، ڈی سی کا ایک نمائندہ ہوتا ہے سیکورٹی ادارہ.....

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا پوائنٹ آ گیا مفتی صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> ایک مختصر سا سپیکر صاحب.....

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! آپ سے Relatedہے یہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر، تقریر نہیں ہوتی Just call attention ہوتی ہے۔ لودھی صاحب! یہ کہہ رہے ہیں کہ جو وہاں پہ زمینوں کا

ایشو ہے اور لوگ، وہ ساری بات سنی آپ نے اس کا کیا Solution ہے۔

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال و املاک): جناب سپیکر! ان کا پراجیکٹ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس بارے میں میرے خیال میں معلومات کرنی پڑے گی ہمیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس میں لودھی صاحب، بس حافظ صاحب! بس نا، آپ کو ٹائم چاہیئے اس میں یا ابھی جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر مال و املاک: یہ مجھے In writing کچھ چیز دیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں ان سے ابھی بعد میں مل کے ان کو سمجھائیں اپنا ایشو، یہ ایشو ہم نہیں سمجھ پارہے ہیں آپ کا اور یہ پوری آپ کی مدد کریں گے پوری پوری آپ کی مدد کریں گے۔

حافظ عصام الدین: Concernedمنسٹر۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسا، Concernedمنسٹر کون ہے آپ کا؟

حافظ عصام الدین: Concerned منسٹر منسٹر ریلیف ہو گا، کون ہو گا یہ تو معاوضات کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر اقبال، اقبال خان کدھر گئے؟

حافظ عصام الدین: یہ تو آپ بتائیں گے Concerned منسٹر کون ہو گا؟

جناب سپیکر: اقبال خان ہے پھر ریلیف سے Related ہے یہ چیز یا ریونیو سے Related ہے۔

حافظ عصام الدین: جی یہ ریلیف معاوضات یہ بتائیں کس سے Related ہے معاوضات۔ جی منسٹر ریلیف کے ساتھ متعلق ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو اقبال خان نہیں ہے وہ مذاکرات کے لئے گئے ہیں۔ چلیں اقبال خان کو واپس آنے دیں اور اس کے بعد ان سے آپ بیٹھ جائیں اور ابھی وہ ہمیں بتا دیں گے کہ کس کی ڈیوٹی اب لگائی جائے۔

حافظ عصام الدین: سپیکر صاحب، آپ کا تعاون اگر ہو گا تو یہ مسئلے حل ہوں گے ورنہ پہلے سے پوری قوم احتجاج پر ہے پاکستانی قوم، ہم بھی پھر احتجاج پر مجبور ہوں گے قانونی راستے اپنائیں گے۔

جناب سپیکر: ہو گا کیوں نہیں ہو گا ان شاء اللہ، آپ کا ایک Valid point ہے، مفتی صاحب! آپ کا Valid point ہے اور اقبال صاحب آجائیں آپ کو میں بٹھاتا ہوں ان کے ساتھ۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس کے بعد آپ بھی لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! توجہ دلاؤ نوٹس ہے میرا۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت کے ایک مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ روز، گزشتہ دور حکومت میں سفارش کی بنیاد پر پی آئی اے کے ایک چھوٹے درجے کے ملازم مسمی وقار شاہ کو اس اسمبلی سیکرٹریٹ میں سپیشل سیکرٹری برائے سپیکر کی ایک اعلیٰ آسامی پر تعینات کیا گیا تھا جس کے بعد پشاور ہائی کورٹ پشاور کے فیصلے کے تحت نوکری سے برخاست کرنا پڑا۔ موصوف کو موجودہ دور حکومت نے قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے دوسری بار سپیشل سیکرٹری صوبائی اسمبلی کی آسامی پر تعینات کیا گیا۔ یاد رہے کہ سپیشل سیکرٹری کی آسامی پر قانون کے مطابق براہ راست تعیناتی نہیں ہوسکتی ماسوائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ اسمبلی سے Related matter ہے، یہ آپ میرے چیمبر میں آکے مجھ سے ڈسکس کرسکتی ہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی : سر! لیکن یہ تو میری توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔
جناب سپیکر: کس کے سائن ہیں؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: خوشدل خان صاحب کے۔
جناب سپیکر: یہ توجہ دلاؤ بنتا نہیں ہے ویسے چلیں، کرے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ماسوائے ترقی کے بعد ازاں جناب سپیکر صاحب نے پروبیشن پیریڈ کے دوران ہی موصوف کو کنڈکٹ اور پرفارمنس کہہ کر، کو مدنظر رکھتے ہوئے نوکری سے ایک بار پھر برخاست کیا۔ اب معلوم ہورہا ہے کہ موصوف بعض با اثر شخصیات کو مجبور کرتے ہوئے ان کے ذریعے تیسری بار تعیناتی کی کوشش میں لگا ہوا ہے حالانکہ ایک طرف، ایک مرتبہ قوانین میں اس کی گنجائش موجود نہیں ہے تو دوسری طرف یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسمبلی کا کام قانون سازی ہے نہ کہ بار بار قانون کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔ لہذا ایسے اقدامات سے اجتناب کیا جائے جو اس اسمبلی کی بدنامی کا باعث بنیں بصورت دیگر اس بار میں اسمبلی فلور پر احتجاجوں کا راستہ اختیار کرتے ہوئے تمام خفیہ کرداروں کو بے نقاب کروں گی اور اس عمل کو رکوانے کے لئے ایک دفعہ پھر عدالت سے رجوع کروں گی جس کی تمام تر ذمہ واری جناب سپیکر آپ پہ ہو گی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ مجھے بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ میں قانون کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، میں مختصر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس پہ، یہ میرے خیال میں وقار علی شاہ کا، وہی Matter ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پہلے بھی ان کی اپوائنٹمنٹ غلط ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ : پہلے بھی اس کی ریکروٹمنٹ، اس کی اپوائنٹمنٹ غلط ہوچکی تھی، اسد قیصر کے زمانے میں بھی غلط ہوچکی تھی کیونکہ قانون میں یہ چیز نہیں ہے کہ ایک مطلب ہے پی آئی اے کا وہاں مطلب ہے یہاں لاکر ڈیپوٹیشن پر اور پھر ڈیپوٹیشن کے ساتھ ان کو Absorb کیا جائے اور پھر مطلب ہے ان کو 19 گریڈ دیا جائے۔ تو سر، یہ سارے غلط ہے، رولز میں کوئی Provision نہیں ہے۔ ان کی پہلے بھی میں نے سر، Application دی تھی، آپ کو بھی ایک طویل خط لکھا گیا تھا کہ ایسا آپ نہ کریں، یہ آپ کے ایک Stigma آجائے گا، اچھی بات نہیں ہوتی ہے۔ آپ مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلب ہے ایک ہمیں مطلب ہے سپیکر بنایا ہے اور آپ ایک معزز اور مقدس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں۔ تو اب ان کو اگر مطلب ہے میں نے سنا ہے کہ وہ پھر High-ups کے پاؤں پر پڑتے ہیں اور ان کو آپ واپس لارہے ہیں تو میں اس ہاؤس کے سامنے کہتا ہوں کہ سب سے پہلے میں آدمی ہوں گا کہ میں ہائی کورٹ جاؤں گا اور اس کا وہ چیلنج کروں گا کیونکہ جب آپ نے ایک دفعہ ان کو Terminate

کیا During the probation period اور پروبیشن پیریڈ میں جو آپ نے اس کو Terminate کیا، ان کے سروس تو Work and conduct کے بنیاد پر کیا ہے، پھر آپ نے اس کے دفتر کو بھی Abolish کردیا تو اب کن رولز کے تحت اس کو واپس لارہے ہیں؟ No doubt that you are the appellate authority لیکن آپ کی یہ اتھارٹی آپ اپنے پاور کو Exercise جو کریں گے Fairly کرلیں گے، Justly کرلیں گے۔ تو سر، یہ اگر آپ پر کوئی دباؤ ڈال رہا ہے یا کوئی آپ کو مجبور کررہا ہے تو سر، مطلب ہے جب آپ نے ایک دفعہ کام کیا ہے تو اس پر آپ ڈٹے رہیں ہم آپ کے ساتھ ہے ان شاء اللہ، قانون آپ کے ساتھ ہے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! ایک چیز میں ایوان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ میں جس دن سے اس چیئر پہ بیٹھا ہوا ہوں میں نے آج تک کوشش کی ہے اور اللہ کے فضل سے آپ مجھے کوئی ایسے ثبوت نہیں دے سکتے کہ میں نے کوئی Illegal کام کیا ہو یہاں پہ بیٹھ کے، ہر چیز قانون کے مطابق کی ہے اور یہ بھی میں آپ کو ایشورنس دیتا ہوں کہ میں آئندہ بھی قانون کے مطابق چلوں گا جو لاء کہتا ہے، میرے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ان سے پوچھ لیں گے یا باقی سٹاف سے، کسی بھی چیز کے لئے جب یہ میرے پاس آتے ہیں یا میں بلاتا ہوں تو ان کو میں یہ کہتاہوں کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر یہ قانون کے دائرے میں آتی ہے تو Then do it otherwise just refuse me, bluntly میرے سامنے کہہ دیں اور یہ مجھے کہتے ہیں کہ جی یہ قانون کے دائرے میں آتی ہے یا نہیں آتی۔ تو اس لئے آپ تسلی رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ میں نے جو بھی کام کیا ہے قانون کے تحت

کیا ہے اور جو آئندہ بھی کروں گا قانون کے تحت کروں گا۔ میرے اوپر کوئی پریشر نہیں ہے۔ اور کیا ہے۔ جی مفتی صاحب کا مائیک کھولیں ذرا۔

حافظ عصام الدین: یہ جو سروے کا مسئلہ ہے ہمارے علاقے کا، معاوضات کا مسئلہ، منہدم مکانات، مختلف آپریشنوں میں جو مکانات گرے ہیں، علاقے سے ہم مہاجر تھے، علاقے سے ہم، علاقہ چھوڑ کے ہم آئے تھے امن کی خاطر، امن کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑا، اس کے بعد ہماری واپسی کے نتیجے میں جو ہمارے گھر بار کھیت سب کچھ ہمارے روزگار کے سارے وسائل، روڈ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ان کی بات ذرا سنیں اور جواب دے دیں، جی۔

حافظ عصام الدین: یہ سارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی لاء منسٹر صاحب۔ سنی ہے بات انہوں نے۔ مائیک کھولیں لاء منسٹر صاحب کا۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، کوئی یہاں پر ایجنڈا ختم ہو گیا ہے جی اور تقریباً ایجنڈا سے زیادہ جو ہے پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر بات ہورہی ہے اور Detailed باتیں ہورہی ہیں۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کو ہم ویسے سر، وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ چیز لائیں Through proper channel۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں بات سنیں مفتی صاحب۔ منسٹر صاحب یہ بات صحیح کہہ رہے ہیں دیکھیں۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: کوئی قاعدہ قانون ہے، یہ کیا ہے سر؟

جناب سپیکر: عرض سنیں، عرض سنیں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: عرض سنیں، عرض سنیں، عرض سنیں نا۔ ایک تو آپ بات ہی نہیں سنتے؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: میری عرض سن لیں۔ اس کے بعد آپ بے شک بات کرلیں۔ اف ہو، عرض سن لیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: (ہنستے ہوئے) سرکار محترم عرض سن لیں، میری بات سنیں۔ دیکھیں یہاں جو بھی چیزیں ہیں پہلے ایجنڈے پہ آتی ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: عرض تو سن لیں میرے حضور۔ اف ہو، آپ کوئی ایسی پہاڑ جیسی بات لے کے آجائیں کسی کے پاس جواب ہی نہ ہو، تیار ہی کوئی نہ ہو تو آپ کو کیسے Satisfy کوئی کرے گا یہ پہاڑ جیسی بات ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: دیکھیں فیصلہ، وہ Prepare ہی نہیں ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ کیا بات کرنے والے ہیں، اس طرح کی جو Important بات ہو نا، آپ لائیں فلور پہ تاکہ ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر اس کا جواب لے کے آئے اور آپ کو Satisfy کرے ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس تو فلور پہ نہیں آئی اور یہ پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا، یہ بھی میں آپ کو بتا دوں۔ پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب یہ جو کال، اس طرح کی چیزیں ہوتی ہے، Just highlight, this is totally illegal، پوائنٹ آف آرڈر خوشدل خان لیا کرتے ہیں کہ وہ بتاتے ہیں کہ جی کیا قانون کے اندر گڑ بڑ کررہے ہیں ہم لوگ تو وہ ہوتا ہے پوائنٹ آف آرڈر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا، یہ ایک Highlight کرنی ہوتی ہے چیز وہ

آپ نے Highlight کردی ان کو، آپ کا جواب جو ہے They are not prepared، آپ In writing لے آئیں جواب یہ دے دیں گے۔ The sitting is adjourned till Friday 10:00 am, Friday 10:00 am.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 04 دسمبر 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)